جلد ۲ | ۲۱- مارچ ۱۹۱۵ء مطابق جمادی الاول ۱۳۳۳ھ | نمبر ۱۱۶

مدینۃ المسیح

حضرت مصلح موعود سیدنا محمود ایدہ اللہ الودود نے ۱۶- مارچ بعد از نماز ظہر طالب حق عیسائی صاحب کیلئے تقریر فرمائی جسمیں بتایا کہ الہام کا دروازہ صرف اسلام میں کھلا ہے اور دوسرے مذاہب میں یہ سلسلہ بند ہو گیا جیسا کہ مسیحیت کے وقت یہودیت میں بند ہو گیا تھا اور اسلام کے زمانے میں یہودیوں اور عیسائیوں اور دیگر قوموں میں سلسلہ وحی والہام بند ہو گیا جو اس بات کی علامت تھی کہ اب خدا کی رضامندی اور نجات صرف اسلام میں ہے پھر اسی سلسلہ میں منجم اور نبی کی پیشگوئیوں میں فرق بتایا- اور آنحضرت صلعم اور مسیح موعود کی بہت سی پیشگوئیوں کا مفصل ذکر فرمایا- ۱۷- مارچ کو بعد از نماز عصر آپنے یہ بتایا کہ اسلام کی تعلیم بھی دوسرے مذاہب سے اعلیٰ ہے پھر وجود باریتعالیٰ کی نسبت جو کچھ اسلام نے دوسرے مذاہب سے زیادہ انکشاف کیا ہے اسے بدلائل واضح کیا- اور تمام مذاہب کی عبادتوں سے اسلامی عبادت نماز کو افضل وجامع ثابت کیا- اور اسی سلسلہ میں بتایا کہ اسلام نے ایک طرف ان رسوم اور قومی پابندیوں کو چھڑا دیا- جو اسکے عالمگیر مذہب ہونے میں حارج تھیں اور دوسری طرف اس حد تک جسمانیات کو لے لیا جس حد تک وہ روحانیات میں ممد ومعاون ہو سکتی ہیں پانچ اوقات صلوٰۃ کی نہایت لطیف توجیہ بیان فرمائی پھر دعاؤں میں فرق بتایا اور الحمد کو بہترین ادعیہ ثابت کیا- ۱۸- مارچ آپ بعد از نماز عصر اسبات پر تقریر کرنے لگے کہ اسلام نے بندوں کے بندوں سے ساتھ کیا تعلق بتائے ہیں مگر پادری صاحب کے منہ سے نکلا کہ اللہ کے بندوں کے ساتھ کیا تعلق ہیں آپنے اسی پر تقریر شروع کر دی اور اس سلسلہ میں شریعت کی فلاسفی بتائی کہ وہ ایک کورس ہے- حشر یوم الامتحان ہے اور اعمال اس امتحان کے پرچے- پاس ہونا کثرت وقلت پر ہے نہ کہ ہر سوال کے جواب پر- اس نکتہ کو نہ سمجھنے کی وجہ سے تناسخ اور کفارہ ایجاد ہوا ہے- پھر آپنے انبیاء کی عصمت پر مفصل دلائل دیئے کہ جو خدا کے برگزیدے دنیا کے لئے بطور ماڈل آتے ہیں وہ چور اور بیمار نہیں ہونے چاہئیں- مسیح کی عزت ثابت کرنے کا یہ طریق نہیں کہ دوسرے بدکار ثابت کرنے چاہئیں بلکہ یہ کہ دوسرے پاک ثابت ہوں اور پھر ان پاکوں میں وہ بڑا پاک ثابت ہو جیسے کہ ہمارے نبی کریم افضل الناس ثابت ہیں- پھر آپ نے ووجدک ضالا کی عجیب وغریب تفسیر کی جسے سنکر پادری صاحب کے منہ سے بے اختیار باآواز بلند نکلا کہ یہ بیان ایک معجزہ ہے یہ بیان ایک معجزہ ہے +

(۲) ۱۷- مارچ بعد از نماز مغرب مولانا محمد سرور شاہ صاحب نے دو نکاحوں کا اعلان فرمایا- ایک خدا بخش پسر شیخ مولا بخش ساکن بڈھہ رانجہ کا- عایشہ بیگم بنت حکیم احمد الدین صاحب بھیروی سے- دوم سید حسن شاہ صاحب (جو آجکل یہاں جلد سازی

(باہتمام شیخ عبدالرحمن قادیانی پرنٹر وپبلشر مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)

جنگ یورپ

مہتہ تند کشور سابق سکرٹری بھارت ماتا ۱۴ ۔ مارچ کو ایک دوکان پر سے گرفتار کیئے گئے ہیں ۔ آپ کو رات بھر انار کلی کی کوتوالی میں رکھا گیا ۔ ابھی تک گرفتاری کی وجہ معلوم نہیں ہوئی ؀

تلاشی پولیس نے حضور وائسرائے کے کلکتہ تشریف لے جانے پر صرف راجوں مہاراجوں اور نواب شمس الہدیٰ کی گاڑیوں کی تلاشی ہی نہیں لی ۔ بلکہ کلکتہ کے لارڈ بشپ کی موٹر کی تلاشی بھی لی (جنگ سیال)

مصری مہم کی ترکی توپوں کا راز ایک مجروح ترک نے اس راز پر سے پردہ اٹھا دیا ہے ۔ اس کا بیان ہے ۔ کہ جرمنوں نے یہ توپیں صحرا میں ان موقعوں کے قریب دفن کر رکھی تھیں ۔ جہاں وہ بالآخر مورچہ زن ہو کر مصروف پیکار ہوئے ؀

نیشنل بنک آف انڈیا کو پچھلے سال ۳۴۷۹۹۵ پونڈ خالص منافع ہوا ۔ حصہ داروں کو ۱۶ فیصدی منافع دیکر بھی ایک لاکھ ۸۰ ہزار پونڈ فاضل رہے ۔

فساد موپلہ مدراس ۱۶ ۔ مارچ ۔ تقریباً تمام روپوش موپلہ مفسد پکڑے جا چکے ہیں ۔ اور اب چند منفرد ڈکیتیوں کے سوا اور کوئی واردات نہیں ہوئی

قانون حفاظت عامہ و سلامتی کا مسودہ وائسرائیگل کونسل میں ۱۸ ۔ مارچ کو پیش ہوا ہوگا ۔ اور اختتام جنگ سے چھ ماہ بعد تک نافذ رہے گا ۔ اس کے روسے غالباً خاص عدالت کے قیام کا بھی انتظام کر دیا جائے گا ۔ تاکہ مقدمات کا تصفیہ سرسری تجویز سے جلد ہو جایا کرے ؀

مہم دارڈنلز لنڈن ۱۷ ۔ مارچ ۔ متعدد غیر سرکاری تار مظہر ہیں ۔ کہ انگریزی جنگی جہاز امتھسٹ اتوار (۱۴ ۔ مارچ) کی رات کو ڈارڈنلز کے تنگ ترین حصہ میں سرپٹ داخل ہو کر نگارا تک پہنچ گیا ۔ اور اگرچہ قلعوں سے اس پر گولے لگے ۔ مگر اس کی جنگی قابلیت میں کچھ فرق نہ پڑا ۔ اور پھر واپس آگیا ۔ اس پر پچاس سے زیادہ مجروح و ہلاک ہوئے ۔ (نگارا تنگنائے کے پرلے سرے پر چناق قلعہ سے چار پانچ میل اوپر واقعہ ہے ۔ اگر یہ خبر درست ہے ۔ تو معلوم ہو گیا ۔ کہ چناق اور کلید بحر کا درمیانی پاٹ جو ایک میل سے زیادہ نہیں ۔ بالمقابل قلعوں اور سرنگوں کے باوجود کسی اور حملہ آور جہاز کے لیئے ناقابل گذر نہیں ۔ وطن)

چین سے جاپان نے جو مطالبات کر رکھے ہیں ۔ ان میں ایک یہ بھی ہے ۔ کہ ان تمام قوموں کو جن کی خاطر از حد محوظ ہے ۔ تمام چینی قلمرو میں جنوبی افریقہ کے اصول پر تلاش و برآمدگی معادن کی اجازت دی جائے ؀

مغربی محاذ پیرس ۱۷ ۔ مارچ ۔ لورٹ کی پہاڑی پر دشمن نے خندقوں کو واپس لینے کی ناکام کوشش پیر کے دن کی ۔ علاقہ پر تھیس میں ہم ایک سرنگ اڑا کر سخت معرکے کے بعد غار پر قابض ہو گئے ۔ جنگل سینجور میں ہم ترقی کر گئے ۔ پیر کی رات کو فورڈ ی پیرس ۔ بولانٹی ۔ واقوا ۔ اور ریر ٹیر کے درمیان جوابی حملے پسپا کیئے گئے ؀

اٹلی و محاربہ لنڈن ۱۷ ۔ مارچ ۔ خبر ہے کہ اطالوی حکومتوں نے امریکن بنکوں سے تیس کروڑ روپیہ قرض لینا چاہا ۔ تو جواب ملا ۔ کہ اگر قرضہ کے انتظام کے بعد تک اٹلی اپنی بے تعلقی کو قائم رکھے ۔ تو ہم اطالوی سرکاری نوٹ بیچنے کا انتظام شروع کر دیں گے ؀

میکسیکو کی خانہ جنگی واشنگٹن ۱۷ ۔ مارچ جنرل ولا کے ہمراہیوں نے کورٹ مارشل کر کے جنرل الماتز اور اس کے کل سٹاف کو پھانسی دیدیا ہے ؀

سرکاری تار کا خلاصہ دہلی ۱۷ ۔ مارچ ۔ اتھنز کی ایک خبر مظہر ہے ۔ کہ جہاز ایلز بتھ نے خلیج سارو س سے خشکی کے اوپر سے گولہ باری کر کے گیلی پولی کی بارکوں کو مسمار اور دو بیٹریوں کو خاموش کر دیا ہے ۔ فرانسیسی جہاز آبنائے کے اندر سے بولیر پر برابر گولہ باری کر رہے ہیں ۔ مغربی محاذ کے اہم معرکۂ نیو چیپل کے تفصیلی حالات سے معلوم ہوا ہے ۔ کہ جرمنوں کے پاس نہ تو خریج دبرطانوی توپخانہ کے جواب میں توپیں ہی تھیں ۔ اور نہ اس موقعہ پر انفنٹری حملوں کو پسپا کرنے کے لیئے محفوظ فوج موجود تھی ۔ متحدہ توپخانہ کی کثیر التعداد توپوں نے جرمنوں کو مواقعت سے بالکل عاجز کر دیا ۔ یہ گولہ باری صرف ۳۵ منٹ ہوئی ۔ دوسرا قابل ذکر امر یہ ہے ۔ کہ تقریباً ساٹھ ہزار سپاہ ہم نے صرف ۴ ہزار گز کے محاذ میں جمع کر دی ۔ مشرقی محاذ پر دارسا کے شمالی علاقہ میں جرمن جارحانہ پہلو کمزور ہو گیا ہے ۔ کسی جگہ کوئی اہم معرکہ نہیں ہوا ۔

جرمن غوطہ خورانہ محاصرہ بالکل بے اثر ثابت ہوا ہے ہفتہ مختتمہ ۱۰ ۔ مارچ میں ۱۵۵۷ جہاز ولائیت آئے اور وہاں سے گئے ۔ مشرقی محاذ پر سرمائی محاربہ اگرچہ اختتام کو پہنچنے والا ہے ۔ مگر تیس لاکھ جرمن و آسٹرین سپاہ اب تک کوئی جنگی مدعا حاصل نہیں کر سکی ؀

دلیرانہ ڈاکہ کلکتہ ۱۷ ۔ مارچ ۔ ضلع ہوگلی میں ایک گھر سے ۷ ہزار روپیہ لٹ گیا ۔ ایک مکین خنجر سے زخمی ہوا ؀

کامریڈ پریس کی ضبطی ضمانت کی اپیل ہائیکورٹ پنجاب نے ۱۷ ۔ مارچ کو خارج کر دی ؀

برہما کی تجارت میں فروری ۱۹۱۴ء کی نسبت پچھلی فروری میں دو کروڑ ۲۶ لاکھ روپیہ کی کمی رہی

مستوفی الممالک کے مستعفی ہو جانے پر شاہ ایران نے مشیر الدولہ کو وزیر اعظم مقرر کیا ہے ؀

جرمن کروزر غرق لنڈن ۱۵ ۔ مارچ ۔ ۱۴ مارچ کو صبح کے نو بجے انگریزی کروزران گلاسکو و کنٹ اور تجارتی مسلح جہاز اورا مانے جزیرہ جوان فرننڈیز کے قریب جرمن کروزر ڈرسڈن کو قابو کر لیا ۔ لڑائی کو ابھی صرف پانچ منٹ ہوئے تھے ۔ کہ ڈرسڈن نے جھنڈا اتار کر سفید جھنڈی بلند کر دی ۔ اسے سخت نقصان پہنچا تھا اور وہ جل رہا تھا ۔ کچھ دیر بعد میگزین اڑ گیا ۔ اور ڈرسڈن ڈوب گیا ۔ اہل جہاز بچا لیئے گئے جن میں ۱۵ سخت زخمی تھے ۔ ڈرسڈن ۳۵۹۲ ٹن ۔ رفتار ۲۴ میل ۔ اور انجن ۱۵ ہزار اسپی طاقت کے تھے ۔ اس پر دس ۴ انچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم * نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۱۵ء

حضرت خلیفہ اوّل کی دُعا اور اُسکی اجابت

گزشتہ سال جولائی کے مہینہ کا چودھواں دن تھا۔ اس وقت نہ صرف آفتاب اپنی تمازت دکھا رہا تھا بلکہ جماعت احمدیہ کے اندر بھی نفاق وشقاق کی آگ سلگ رہی تھی۔ خلافت احمدیہ کے خلاف ایک جماعت خفیہ ریشہ دوانیاں اور منصوبہ بازیوں میں مصروف تھی۔ اس نازک حالت کے نتائج اور اس آگ کے ایک دن شعلہ ہو کر بھڑک اُٹھنے کو مسیح کے مبصر خلیفہ نے دیکھ لیا۔ اور اس کا دبانا اور اس کا فرو کرنا اپنی طاقت سے باہر دیکھ کر حضرت مجیب الدعوات مالک الملک کے آستانہ عالیہ پر جبہ سائی کرکے اس درگاہ سے استعانت کی درخواست فرمائی اور کہا

"الٰہی اسلام پر بڑا تبر چل رہا ہے مسلمان اول تو سُست ہیں اور پھر دین سے بے خبر۔ اسلام۔ قرآن نبی کریم سے بے خبر ہیں۔ تو ان میں ایسا آدمی پیدا کر جس میں قوت جاذبہ ہو۔ کاہل وسست نہ ہو۔ ہمت بلند رکھتا ہو۔ باوجود ان باتوں کے وہ کمال استقلال رکھتا ہو۔ دُعاؤں کا مانگنے والا ہو۔ تیری تمام رضاؤں یا اکثر کو پورا کیا ہو قرآن وصحیح حدیث سے باخبر ہو۔ پھر اسکو ایک جماعت بخش اور وہ جماعت ایسی ہو جو نفاق سے پاک ہو۔ تباغض انہیں نہ ہو۔ اس جماعت کے لوگوں میں بھی جذب۔ ہمت اور استقلال ہو۔ قرآن وحدیث سے واقف ہوں اور ان پر عامل ہوں × × × × اور دُعاؤں کے مانگنے والے ہوں۔ ابتلاء تو ضرور آوینگے۔ ابتلاؤں میں ان کو ثابت قدمی عنایت فرما

اور ان کو ایسے ابتلاء نہ آویں جو انکی طاقت سے باہر ہوں" +

یہ دُعا زمین پر ہوئی مگر خدائے آسمان نے اسکو توجہ سے سُنا اور اپنے پیارے مسیح کے پیارے خلیفہ کی دُعا کو فوراً درجہ اجابت بخشا۔ البتہ اپنی سنت قدیمہ کے مطابق فرشتوں کو حکم دیا کہ جو کچھ آسمان پر طے ہو چکا ہے اُسے تاریخ مقررہ پر دُنیا میں شائع کرنا۔ چنانچہ

۱۴۔ مارچ کو

خلیفۃ المسیح کی دُعا کے مطابق بلکہ یوں کہو کہ مسیح موعود اور آپکے جانشین اول ہر دو کی دُعاؤں کے مطابق خدا تعالیٰ نے اسلام اور مسلمانوں کی دستگیری کرکے انکے اندر ایک قوت جاذبہ رکھنے والا۔ دُعائیں مانگنے والا۔ اور مستقل مزاج انسان کھڑا کر دیا۔ اور اس کو جماعت بھی وہ دی جو نفاق سے پاک اور دُعائیں مانگنے والی ہے۔ ہمارے اس دعوے کے ایک نہیں بلکہ بیشمار شاہد ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ آسمان اب پھر مسیح موعود کے زمانہ کا ایک رنگ اختیار کر رہا اور نشانہائے آسمانی کی بارش برسانے کے لئے آمادہ ہو رہا ہے اور زمین اسی وقت کی طرح الوقت۔ الوقت پکار رہی ہے +

آج جو شخص خدا تعالے نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کا پیشوا ہونیکے لئے منتخب کیا ہے اور جو احمدی قوم کے خراج اطاعت وصول کرنے کا مستحق ہے اسکی قلم میں سلطان القلم کا رنگ ہے اسکی دعاؤں میں اعجاز مسیحائی کی جھلک ہے اسکی توجہ میں جلال مہدویہ کی دمک ہے اور اسے خدا نے جو جماعت عطا کی ہے وہ نہ صرف مسیحائے احمد کے مخلص ترین مومنین اور صالحین پر مشتمل ہے بلکہ اُسکے نئے اراکین میں اخلاص وجوش میں اپنی نظیر آپ ہیں۔ چنانچہ ذیل میں ہم اپنے دعوے ہائے مذکورہ کی چند شہادتیں پیش کرتے ہیں +

خلیفہ ثانی کی قابلیت ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ فرماتے ہیں " ایک دہریہ نے حضور کا تحفۃ الملوک پڑھا کہتا تھا کہ یہ شخص اس طاقت اور قوت کا معلوم ہوتا ہے کہ جس پر کوئی بھی انسان غالب نہیں آسکے گا۔

(۲) پھر اس نے القول الفصل پڑھ کر بھی رائے قائم کی۔ یہ ایک عجیب ہی شان کا انسان معلوم ہوتا ہے جسکے کلام میں بچپن یا جوش شباب یا ناتجربہ کاری یا پست ہمتی کے شائبہ تک کا اثر بھی نہیں بلکہ بہت بڑے دماغ اور عجیب شان کا انسان ہے جسکے کلام میں قوت عظمت اور جلال کی رُوح پائی جاتی ہے" +

(۳) ایک قابل مسیحی جنٹلمین جو آجکل حضرت سے مذہبی گفتگو کر رہے ہیں فرماتے ہیں "میرا زمانہ تجربہ ۲۵ سال کا ہے اور اس شخص (خلیفہ ثانی) کی عمر ۲۵ سال ہے مگر میں سمجھتا ہوں کہ مسیحی مذہب کا علم انکو مجھ سے زیادہ ہے۔ میں نے بہت وعظ اور تقاریر سنی ہیں مگر یہ حالت نہیں دیکھی یہ تو خداداد قابلیت ہے +

دُعا کا اثر ہندوستان سے ہر ڈاک میں اس قسم کے خطوط آتے رہتے ہیں مگر ملاحظہ ہو کہ ہندوستان کے باہر مخلصین پر کیا اثر ہے۔ اخویم ایم۔ سیمرین حاجی اسمٰعیل آفندی سکنہ کولمبو سیلون سے انگریزی میں لکھتے ہیں " چونکہ میں محسوس کرتا ہوں کہ ہمارے موجودہ پیشوا کی دُعا (جو روحانی ترقی کی نسبت کرائی گئی تھی) موثر ثابت ہوئی ہے۔ اس لئے میری طرف سے حضور کی خدمت میں پھر دعا کیلئے عرض کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ مجھے سلسلہ حقہ کی اشاعت کے لئے توفیق اور کامیابی عنایت فرمائے" +

مخلصین جماعت مسٹر سلطان غوث ماریشس سے انگریزی میں لکھتے ہیں " میں نہایت ادب سے اپنے تئیں حضور کے سامنے پیش اور مسیح موعود کی بیعت میں حضور کے ذریعہ سے داخل ہونیکی درخواست کرتا ہوں۔ کیا میں اُمید رکھوں کہ حضور مجھے اپنے گلّہ میں داخل فرما کر میری روح اور جسم کیلئے دُعا فرماتے رہینگے" مولٰنا حسام الدین حیدر بی اے رقمطراز ہیں۔ " میں گورنمنٹ کا ملازم ہوں ورنہ میں خود حاضر ہو کر شرف زیارت اور حضور کے ہاتھوں سے برکت حاصل کرتا" +

اب اور ملاحظہ ہو کہ مولٰنا مولوی ابو الہاشم ایم اے کسطرح اپنے اخلاص کا اظہار فرماتے ہیں " میں جسقدر حضرت مسیح موعود کی نسبت سنتا اور پڑھتا ہوں اسقدر مجھے افسوس ہوتا ہے کہ آہ! میں کیوں اس مقدس ذات کی زندگی میں قدمبوسی سے محروم رہا۔ پھر آپ مسٹر مبارک علی صاحب بی اے بی ٹی کو لکھتے ہیں برادرم! آپ میرے گڈریے سے کہدیں کہ میں نے بیعت کے وقت جو بھیڑیے سے بچنے کی درخواست کی تھی اور حضور نے دُعا کا وعدہ فرمایا تھا۔ پس اب ضرورت ہے کہ بھیڑیے سے بچانے کی دُعا کیجائے اور خدا کرے میں اپنے گڈریے کے قدموں سے دُور نہ رہوں۔ مجھے اپنے خلیفہ ثانی سے بے حد انس ہے" پس امن محمود سے وابستہ ہونیوالے خوش ہوں کہ وہ سیدنا مسیح موعود کی نوید اور خلیفۃ المسیح اوّل کی دعاؤں کے مطابق کھڑے ہونیوالے انسان کے ساتھ ہیں اور امید رکھیں کہ اللہ تعالیٰ عنقریب مزید مرادوں کے دن لانیوالا ہے۔ کاشکہ ہمارے غیر مبائع دوست بھی غور کریں۔ اور نورالدین کی نورانی دعا کی اجابت سے فائدہ حاصل کرکے دلوں کو اطاعت محمودؐ کی بیعت سے منور کریں +

ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد

تصدیق المسیح

(سلسلہ کے لئے دیکھو ۲۸ - فروری ۱۹۱۵ء)

انت من ماءنا وھم من فشل

کیا مرزا صاحب خدا کے بیٹے تھے

اسی طرح معترض نے اپنی جہالت کی وجہ سے الہام انت من ماءنا وھم من فشل پر اعتراض کیا ہے اور اسے الہام انت منی بمنزلۃ ولدی کی تائید میں پیش کر کے لفظ ماء سے حضرت مرزا صاحب کو خدا تعالیٰ کا نطفہ قرار دیا ہے ونعوذ باللہ من ھذہ الجہالۃ والسفاھۃ۔

چونکہ معترض اپنی جہالت کی وجہ سے چاہتا ہے کہ عوام کو مغالطہ میں ڈالے اس لئے ہم حضرت اقدس کے اس الہام کی بھی تشریح کر دیتے ہیں کہ اس کا اصل مطلب کیا ہے۔

سو واضح ہو کہ عربی زبان میں ماء کا لفظ علاوہ مشہور معنوں کے محاورات عرب میں کبھی حسن وجمال اور عزت اور شرافت کے معنوں میں بھی مستعمل ہوتا ہے اور جب ماء کو لفظ سماء کا مضاف قرار دیتے ہیں تو علاوہ بارش کے مشہور معنوں کے شریف نجیب اور کریم النفس انسان مراد لیتے ہیں جیسا کہ صحابہ رضؓ کے اس شعر سے ظاہر ہے ؎

ونحن بنو ماء السماء فلا نری
لانفسنا من دون مملکۃ قصرا

مولوی ذوالفقار علی صاحب دیوبندی اس کے متعلق یوں فرماتے ہیں:- اذا دیماء السماء الکریم الخالص۔ والشریف۔ ایسا ہی ماء السماء کے متعلق لسان العرب وغیرہ کتب لغات میں لکھا ہے۔ ماء السماء سمیت المرءۃ لجمالھا و قیل لولدھا بنو ماء السماء۔ یعنی عرب خوبصورت عورت کو اس کے حسن وجمال کی وجہ سے ماء السماء کے نام سے بلاتے اور اس کے بیٹوں کو بنو ماء السماء کے نام سے پھر بنو ماء السماء سے مراد بوجہ زمینی پانی کی قلت کے عرب لوگ ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:- وفی حدیث ابی ھریرۃ امکم ھاجر یا بنی ماء السماء یرید العرب لانھم کانوا یتبعون قطر السماء فینزلون حیث کان۔ یعنی ابوہریرہ کی حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا اے بنو ماء السماء (آب باران کے بیٹو) تمہاری ماں ہاجرہ ہے۔ اس جگہ بنو ماء السماء سے آپ کی مراد عرب ہے۔ اس لئے کہ عرب بارش کی ٹوہ میں رہتے ہیں۔ اور اس کا اتباع کرتے ہیں جہاں ہوئی وہاں ہی ڈیرے ڈالدے۔ اور وہیں رہائش اختیار کر لی۔ پھر بنو ماء السماء سے مراد ملوک العراق بھی لکھے ہیں چنانچہ زہیر کا شعر ہے ؎

ولازمت الملوک من آل نصر
وبعدھم بنی ماء السماء

یعنے میں نے آل نصر کے بادشاہوں کی ملازمت کی اور پھر انکے بعد عراق کے بادشاہوں کی ملازمت میں رہا

قرآن کریم میں ماء کا لفظ علاوہ مشہور معنوں کے وحی اور الہام کے معنوں پر بھی استعمال کیا گیا ہے چنانچہ سورۂ روم میں فرمایا:- وینزل من السماء ماء فیحی الارض بعد موتھا ان فی ذالک لاٰیات لقوم یعقلون۔ اس جگہ ماء کے معنے پانی کے ہیں جو لاٰیات لقوم یعقلون کے فقرہ لانے سے وحی اور الہام الٰہی کے معنوں میں مستعار کئے گئے۔

اسیطرح سورہ بقر کے دوسرے رکوع میں فرمایا او کصیب من السماء الخ اسجگہ وحی آلٰہی کو بارش کے ساتھ تشبیہ دی ہے، وغیرہ وغیرہ۔

ا اس ضروری تمہید کے بعد ہم حضرت مسیح موعودؑ کے الہام کو لیتے ہیں کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ کیا اس کا مطلب وہ ہو سکتا ہے جو معترض نے بیان کیا جو نہ ہی خدا تعالیٰ کی شان کے شایان ہے۔ اور نہ ہی حضرت مرزا صاحب کے وہم وگمان میں اور نہ ہی آپ کے بتائے ہوئے معانی سے اس کا پتہ لگتا ہے پھر اس کو تسلیم کریں تو کیونکر۔ پھر جب ان گندے معنوں کے سوا نہایت ہی مناسب اور پاکیزہ معنے الہام سے ظاہر ہو سکتے ہیں تو پاکیزگی سے گندگی کی طرف جانا اور پاک معنوں پر ناپاک معنوں کو اختیار کرنا کسی نیک اور نیک فطرت انسان کا کام نہیں ہو سکتا۔

بات اصل میں یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کا الہام انت من ماءنا وھم من فشل بطور رد کے ہے۔ جس کا یہ مطلب ہے کہ یہ مخالف لوگ چونکہ آپ کو مفتری خیال کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اس کا مہدی اور مسیح موعود ہونا خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور نہ ہی خدا تعالیٰ کی وحی اور الہام کی بناء پر اس لئے انکے اس مکذبانہ اور مفتریانہ قول کے جواب میں خدا تعالیٰ نے بطور رد کے اطمینان کی خاطر فرمایا کہ انت من ماءنا وھم من فشل۔ یعنی جس طرح تیری نسبت یہ مخالف لوگ بکواس کرتے ہیں۔ نفس الامر میں ایسا نہیں بلکہ تو جو کچھ ہے مہدی ہے، یا مسیح ہے ہمارے پانی سے ہے یعنی ہماری وحی اور الہام کے ساتھ اور ہمارے حکم کے نیچے ہے۔ اور یہ لوگ جو تیری نسبت بکواس کرنیوالے ہیں یہ اپنے اس مخالفانہ اور مکذبانہ اقوال کے لحاظ سے ہم سے نہیں بلکہ فشل سے ہیں کیا مطلب یعنی ان مخالفوں کا تکذیب کرنا خدا تعالیٰ کی وحی اور الہام یعنی قرآن کریم سے نہیں بلکہ شیطان کی طرف سے ہے کہ جو مقابلہ کرنے سے جبن اور بزدلی کی وجہ سے تو عاجز ہے لیکن اپنی ناپاک تحریکوں اور برے وسوسوں سے اپنے پیرؤوں کو حق کی مخالفت کے لئے ابھارتا ہے۔ جس کی وجہ سے یہ مخالف لوگ بیہودہ ناپاک الزام لگاتے اور افترا کرتے ہیں۔ اب الہام کی یہ وہ حقیقت ہے کہ جس کی واقعات سے تصدیق ہوتی ہے اور جس سے کسی کو بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ ایک طرف آپ پر افتراء کرنیوالے بھی موجود اور دوسری طرف آپ کا مہدی اور مسیح موعودؑ ہونا خدا کے آسمانی پانی یعنے وحی اور الہام سے ثابت۔ اب اس پر اعتراض کیسا۔ اور اس پر حرف گیری کیسی۔ بلکہ معترض کو اگر کچھ عقل اور شرم ہوتی تو وہ اس الہام پر اعتراض کرنے سے احتراز کرتا۔ کیونکہ یہ وہ الہام ہے کہ جس پر اعتراض کرنیوالا خود زد میں آجاتا ہے جیسا کہ یہ معترض کہ جس نے بکواس کی اور کہا کہ مرزا صاحب خدا کے نطفہ سے ہے اب الہام کہتا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب خدا کی وحی کے پانی سے مسیح موعود اور مہدی ہیں نہ نطفہ سے کہ جس سے خدا تعالیٰ کی منزہ ذات ہے، اور پھر اعتراض کرنیوالے کے معترضانہ خرافات اور مخالفانہ ہزلیات کو ھم من فشل کے فقرہ کی زد کے نیچے ڈالا گیا کہ یہ مخالف اور معترض لوگ اس قسم کی جو بھی بکواس کرتے ہیں اس سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ ان کی بکواس خدا تعالیٰ کی وحی سے نہیں نہ ہی کسی الہامی کتاب کے منشاء کے مطابق بلکہ تیلیا ہے کہ یہ سب شیطان سے اور شیطانی وساوس سے ہے جیسا کہ واقعات سے ظاہر ہے۔

حضرت مسیح موعود کا حکم

طاعون زدہ علاقوں کے احمدیوں کے واسطے

یکم اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح کو حضرت اقدس ؑ بمعہ خدام باہر سیر کے واسطے تشریف لے گئے۔ راستہ میں عاجز راقم (مفتی محمد صادق) کو مخاطب کرکے فرمایا کہ اخبار میں چھاپ دو اور سب کو اطلاع کر دو کہ یہ دن خدا تعالیٰ کے غضب کے دن ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کئی بار مجھے بذریعہ وحی فرمایا ہے کہ غضبت غضباً شدیداً۔ آجکل طاعون بہت بڑھتا جاتا ہے۔ اور چاروں طرف آگ لگی ہوئی ہے۔ میں اپنی جماعت کے واسطے خدا تعالیٰ سے بہت دُعا کرتا ہوں کہ وہ اس کو بچائے رکھے مگر قرآن شریف سے یہ ثابت ہے کہ جب قہر الٰہی نازل ہوتا ہے تو بدوں کے ساتھ نیک بھی لپیٹے جاتے ہیں اور پھر اُن کا حشر اپنے اپنے اعمال کے مطابق ہوگا۔ دیکھو حضرت نوح ؑ کا طوفان سب پر پڑا اور ظاہر ہے کہ ہر ایک مرد۔ عورت اور بچے کو اس سے پورے طور پر خبر نہ تھی کہ نوح کا دعوےٰ اور اس کے دلائل کیا ہیں جہاد میں جو فتوحات ہوئیں وہ سب اسلام کی صداقت کے واسطے نشان تھیں۔ لیکن ہر ایک میں کفار کے ساتھ مُسلمان بھی مارے گئے۔ کافر جہنم کو گیا۔ اور مُسلمان شہید کہلایا۔ ایسا ہی طاعون ہماری صداقت کے واسطے ایک نشان ہے اور ممکن ہے کہ اس میں ہماری جماعت کے بعض آدمی بھی شہید ہوں۔ ہم خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں مصروف ہیں کہ وہ ان میں اور غیروں میں تمیز قائم رکھے۔ لیکن جماعت کے آدمیوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ صرف ہاتھ پر ہاتھ رکھنے سے کچھ نہیں بنتا۔ جب تک کہ ہماری تعلیم پر عمل نہ کیا جاوے۔ سب سے پہلے حقوق اللہ کو ادا کرو۔ اپنے نفس کو تمام جذبات سے پاک رکھو۔ اس کے بعد حقوق عباد کو ادا کرو اور اعمال صالحہ کو پورا کرو۔ اور خدا تعالےٰ پر سچا ایمان لاؤ۔ اور تضرع کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور میں دعا کرتے رہو۔ اور کوئی دن ایسا نہ ہو جس دن تم نے خدا کے حضور رو رو کر دُعا نہ کی ہو۔ اس کے بعد اسباب ظاہری کی رعایت رکھو۔ جس مکان میں چوہے مرنے شروع ہوں اس کو خالی کر دو۔ اور جس محلہ میں طاعون ہو اس سے نکل جاؤ۔ اور کسی کھلے میدان میں جا کر ڈیرا لگاؤ۔ جو تم میں سے بتقدیر الٰہی طاعون میں مُبتلا ہو جائے اُس کے ساتھ اور اُس کے لواحقین کے ساتھ پوری ہمدردی کرو اور ہر طرح سے اس کی مدد کرو۔ اور اس کے علاج معالجہ میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھو۔ لیکن یاد رہے کہ ہمدردی کے یہ معنے نہیں کہ اُس کے زہریلے سانس یا کپڑوں سے متاثر ہو جاؤ بلکہ اس اثر سے بچو۔ اُسے کھُلے مکان میں رکھو اور جو خدانخواستہ اس بیماری سے مر جائے وہ شہید ہے اس کے واسطے ضرورت غسل کی نہیں اور نہ نیا کفن پہنانے کی ضرورت ہے اس کے وہی کپڑے رہنے دو اور ہو سکے تو اس پر ایک سفید چادر ڈال دو۔ اور چونکہ مرنے کے بعد میّت کے جسم میں زہر اثر زیادہ ترقی پکڑتا ہے۔ اس واسطے سب لوگ اس کے گرد جمع نہ ہوں۔ حسب ضرورت دو تین آدمی اس کی چارپائی کو اُٹھائیں۔ اور باقی سب دُور کھڑے ہو کر مثلاً ایک سو گز کے فاصلہ پر جنازہ پڑھیں۔ جنازہ ایک دُعا ہے۔ اور اس کے واسطے ضروری نہیں کہ انسان میت کے سر پر کھڑا ہو۔ جہاں قبرستان دُور ہو۔ مثلاً لاہور میں سامان ہو سکے تو کسی گاڑی یا چھکڑے پر میّت کو لاد کرلے جاویں اور میّت پر کسی قسم کی جزع فزع نہ کی جاوے۔ خدا کے فعل پر اعتراض کرنا گناہ ہے۔

اس بات کا خوف نہ کرو کہ ایسا کرنے سے لوگ تمہیں بُرا کہیں گے وہ پہلے کب تمہیں اچھا کہتے ہیں یہ سب باتیں شریعت کے مطابق ہیں۔ اور تم دیکھ لو گے کہ آخرکار وہ لوگ جو تم پر ہنسی کرینگے خود بھی ان باتوں میں تمہاری پیروی کرینگے۔ مکرراً یہ بہت تاکید ہے کہ جو مکان تنگ اور تاریک ہو اور ہوا اور روشنی خوب طور پر نہ آ سکے۔ اس کو بلا توقف چھوڑ دو۔ کیونکہ خود ایسا مکان ہی خطرناک ہوتا ہے گو کوئی چوہا بھی اس میں نہ مرا ہو۔ اور حتی المقدور مکانوں کی چھتوں پر رہو۔ نیچے کے مکان سے پرہیز کرو اور اپنے کپڑوں کو صفائی سے رکھو نالیاں صاف کراتے رہو سب سے مقدم یہ کہ اپنے دلوں کو بھی صاف کرو اور خدا کے ساتھ پوری صلح کر لو۔

قابل توجہ پوسٹ ماسٹر جنرل صاحب بہادر

جنرل فارم اور وی پی نمبر کے ختم ہونے پر ہم نے ایک درخواست جناب پوسٹ ماسٹر جنرل صاحب بہادر کی خدمت میں ارسال کی تھی کہ آپ دفتر اخبار الفضل کو جو ہفتہ میں سہ بار شایع ہوتا ہے۔ اور جس کے دفتر سے ہر بار میں وی پی بہت سی تعداد میں کئے جاتے ہیں۔ کسی خاص نمبر سے جنرل فارمز اور دی پی نمبر عنایت فرما دیں۔ آپ نے اس کی تعمیل کے لئے ڈویژن ضلع گورداسپور میں وہ درخواست بھیج دی تھی۔ پہلے افسران ڈاکخانجات ضلع گورداسپور نے تو جو عنایت ہم پر کی وہ یہ تھی کہ پہلے ایک دو ہفتہ اسی بات میں ٹال دئے کہ آیا الفضل کو ضرورت بھی ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو کس حد تک۔ اس کی تصدیق کے لئے سب پوسٹ ماسٹر صاحب قادیان سے دریافت کیا گیا۔ جب انہوں نے وی پی نمبروں کا صحیح اندازہ لگا کر رپورٹ کی۔ تو جواب یہ ملا کہ جنرل فارم اور وی پی نمبر دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ بہتر ہے وہ بغیر جنرل فارمز وی پی کر دیا کریں۔ سب پوسٹ ماسٹر صاحب قادیان کے پھر رپورٹ کرنے پر اگر کارکنان محکمہ ڈاک خانہ کی توجہ پھری تو اس طرف پھری کہ کئی سالوں کے بوسیدہ پُرانے اور دیمک خوردہ دی پی نمبر اور جنرل فارمز بھیج دئے۔ اور وہ بھی ایسے کہ جنرل فارمز کا نمبر تو ایک ہزار ایک سے شروع ہوتا ہے اور وی پی نمبروں کا نمبر صرف ایک عدد سے شروع ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ سٹور کیپر دفتر ڈویژن ضلع گورداسپور بھی ان سے تنگ آیا ہوا تھا وہ ان کو سٹور سے نکالنا ہی چاہتا تھا۔

دو ماہ سے یہ تکلیف ہو رہی ہے۔ اُمید ہے کہ جناب پوسٹ ماسٹر جنرل صاحب بہادر اس طرف توجہ فرمائیں گے اور اس تکلیف کو رفع کرنے کے لئے کوئی مناسب کارروائی عمل میں لا کر مشکور فرمائیں گے۔

خاکسار مینجر الفضل قادیان

سیرت المسیح

ایک وقت خاکسار اور جناب میاں اسمٰعیل صاحب مصنف چیٹھی مسیح دارالامان حضرت اقدس کی خدمت میں گئے ہوئے تھے جب حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کاربنکل سے سخت بیمار تھے انہی دنوں میں میاں اسمٰعیل صاحب کے بڑے لڑکے مسمی عبدالکریم جو اسٹیشن جیند کے ہسپتال میں کمپونڈر ہیں آگئے۔ اسی دن ایک ڈاکٹر جن کا نام مجھے یاد نہیں اور عبدالکریم کمپونڈر حضرت مولوی صاحب کے کاربنکل کا اپریشن کرتے گئے بعد اپریشن حضرت مولوی صاحب کی حالت بالکل نازک ہوگئی میاں عبدالکریم نے ہم کو آکر بتلایا۔ مولوی صاحب کی اب بالکل امید نہیں گویا آپکی زندگی ختم ہوچکی ہے ڈاکٹروں نے بھی آخری فتویٰ دیدیا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ سے کہدیا۔ اب علاج بے سود ہے کوئی امید نہیں حضرت صاحب بھی گھبرائے اور عام حکم دیا کہ سب دعائیں کریں خود بھی اسی وقت بیت الدعا میں تشریف لے گئے اور دروازہ بند کرکے سجدہ میں سر رکھا ادھر آپنے سجدہ میں سر رکھا۔ ادھر مولوی صاحب مرحوم جو بیہوش تھے ہوش میں آنے لگے آپکی حالت فوراً صحت سے بدل گئی اور مسیح موعودؑ کی دعا کی برکت سے اس مرض سے شفا حاصل ہوئی ایک تو اسقدر بیہوش تھے کسی کو پہچان نہ سکتے تھے چند گھنٹوں میں ہی ایسی حالت ہوئی کہ خاکسار اور میاں اسمٰعیل صاحب شیخ کے وقت جہاں آپ تھے وہاں گئے کیونکہ ہم نے صبح واپس بھی آنا تھا پاس جاکر السلام علیکم عرض کی آپنے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ کہا پھر کسی نے کہا پہچانتے ہو یہ کون ہیں حالانکہ خاکسار کا بہت تعارف بھی آپ سے نہ تھا مگر کہا یہ ہمارے ضلع کے گاؤں سمبڑیال کے رہنے والے ہیں سراج الدین انکا نام ہے اور یہ دوسرے میاں اسمٰعیل ضلع گوجرانوالہ کے ہیں ہم نے یہ معجزہ مسیح موعودؑ کا اپنی آنکھوں سے دیکھا +

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ ایک سال خاکسار اور اخویم حسن محمد خان صاحب ۱۹۰۶ء میں اپنے ملازمین کو لاہور چھوڑ۔ زیارت کے لئے دارالامان گئے تھے دوسرے دن دوپہر کے قریب ہم نے اجازت حاصل کرنے کے لئے حضور کے ایک صاحبزادہ کی معرفت حضور کو کہلا بھیجا کہ ہم جانا چاہتے ہیں اور ملاقات کرکے اجازت لینی ہے۔ اس روز حضور کی طبیعت علیل تھی حضور نے ہلا بھیجا کہ اس وقت ہی جاتے ہیں یا عصر پڑھ کر جاؤ گے ان دنوں بٹالہ سے ۵ بجے کے قریب گاڑی جاتی تھی اور ہم نے یکہ بھی کر رکھا تھا ہم نے کہلا بھیجا ہمارے آدمی لاہور بیٹھے ہیں اور عصر کے بعد بٹالے سے گاڑی نہ ملے گی تو حضور انور اسی وقت باہر دروازہ کے پاس تشریف لے آئے حالانکہ اس روز ظہر کی نماز میں بھی تشریف نہ لائے تھے لیکن پھر بھی رخصت کے لئے تشریف لے آئے گر آتے ہی پھر بھی حضور نے یہی فرمایا کہ کیا عصر پڑھ کر نہ جاؤ گے بدقسمتی سے ہم نے پھر وہی عذر آدمیوں کا اور گاڑی کے وقت کا پیش کیا تو حضور نے فرمایا اچھا جاؤ اور مصافحہ کیا اور رخصت دی جسوقت ہم دارالامان سے روانہ ہوئے۔ تا ٹائم تھا کہ یکہ چھوڑ اگر ہم پیدل بھی چلتے تو گاڑی سے گھنٹہ بھر اول پہنچ سکتے تھے لیکن خدا کی حکمت اور مسیح موعودؑ کی خلاف منشاء چلنے سے چند گھنٹوں کی دیر جو ہم برداشت نہ کر سکتے تھے۔ اسکی بجائے کئی دنوں کی ہمیں خراب ہونا پڑا۔ اول تو چلتے ہی گھوڑا رہ گیا آگے بڑھے ہی نہیں کبھی یکہ بگڑے کبھی گھوڑا اڑے غرض بٹالہ آتے آتے گاڑی کھٹو سنگل سے بھی نکل گئی رات بھر ہمیں اسٹیشن بٹالہ پر پڑے رہنا پڑا۔ کیونکہ ان دنوں بٹالہ سے رات کو کوئی گاڑی نہ جاتی تھی صبح آٹھ بجے گاڑی آتی تھی دن کو ہم نے سوچا کہ اسٹیشن پر پڑے رہینگے۔ اس لئے اگلے اسٹیشن تک پیدل آتے اس طرح دو گھنٹہ جو ہم قادیان نہ ٹھہرے اسکی بجائے ۱۴ گھنٹہ بعد لاہور دیر میں پہنچے۔ لاہور سے بمبئی کا ٹکٹ لیکر گاڑی میں سوار ہوکر چلے تو احمد آباد اسٹیشن پر ہم کو پکڑ لیا کیونکہ میرا ایک بھائی چھوٹا تھا جس کا نصف ٹکٹ لیا تھا انہیں پکڑ لیا ہمراہی سب چلے گئے میرے تین ٹائم وہاں بھی نکل گئے دوسرے دن بمبئی پہنچے تو وہاں شہر میں ایکدن میرے بھائی کی جیب میں پانچ روپے کسی نے نکال لئے اور میں بخار میں پڑا رہا۔ پھر وہاں سے مال کپڑا خرید کر شہر پونا کے پاس گئے۔ حکمت الٰہی سے وہاں بھی ہمارے پاؤں نہ جمے دارالامان میں ہمیں خیال تھا آج یہاں رہنے سے دن ٹوٹ جاویگا اور مال کے فروخت میں دیر ہوگی مگر خلاف منشاء خدا کے مسیح کے چلنے سے خراب ہی ہوئے بندہ پونا کی چھاؤنی کھوڑپٹری مال لے گیا وہاں پلیگ بھی تھی ہمیں گاؤں میں لوگوں نے ٹھہرنے ہی نہیں دیا۔ میرے بھائی کو بھی بخار شروع ہوگیا تو ہم نے رب کل شیٔ کی دعا پڑھنی شروع کی خدا نے بخار سے نجات دی مگر گاؤں سے لوگوں نے نکال دیا پھر اخویم حسن محمد صاحب اور ہم وہاں سے مال اٹھا کر کے آگے ایک اسٹیشن اربلی پر مال لے گئے وہاں بھی ہمارے پاؤں نہ جمے اخویم حسن محمد صاحب تو وہاں ہی رہے مگر میں مال لیکر ضلع ناسک میں چلا آیا۔ میرے چلے آنے کے بعد حسن محمد صاحب کو تو خدا نے سمجھا دیا کہ مسیح موعودؑ کے خلاف منشاء چلکر تم خراب ہو رہے ہو انھوں نے بہت استغفار اور دعائیں شروع کر دیں اور مسیح موعودؑ کو اس واقعہ کا خط لکھا اور دعا کی درخواست کی اور خط پر خط دعا کے لئے لکھتے رہے مگر مجھے ابھی تک اس طرف توجہ ہی نہ ہوئی۔ ناسک ضلع میں ہم نے ابھی ڈیڑھ سو کا مال ہی فروخت کیا تھا۔ کہ میرے ساتھ جو ملازم تھا وہ بھاگ گیا۔ ایک ملازم جو پیچھے آرہا تھا اسکو پلیگ ڈیوٹی والوں نے احمد آباد روک لیا اسکے ہمراہی چلے آئے چونکہ وہ نیا آدمی تھا اکیلا میرے پاس نہ آسکتا تھا وہ احمد آباد سے پیدل ہی وطن چلا گیا ٹکٹ اسکے پاس بمبئی کا تھا وہ بھی پھینک گیا! میں نے احمد آباد کے ڈاکٹر کو انگریزی میں خط لکھوایا۔ اُسنے جواب لکھا۔ اسکو اسی روز ہمنے چھوڑ دیا تھا۔ پھر بندہ اور ایک چھوٹا بھائی رہ گئے اور بندہ کو اسہال کی بیماری شروع ہوگئی گھبرا کر مال لیکر اپنے ایک ماموں زاد بھائی کے پاس ملک گجرات میں شہر بڑودہ چلا آیا وہاں آکر میری آنکھیں بھی کھلیں کہ یہ مسیح موعود کی حکم عدولی کی سزا مل رہی ہے کہ تم تو ایک دن کی دیری برداشت نہ کر سکتے تھے مگر دیکھو اس ایکدن کے بدلے کتنے دن خراب ہوئے اور ایک یوم کے ملازموں کے لاہور کے خرچ کے بجائے کرائے پر کرایہ دینا پڑا۔ پھر میں نے بھی حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی خدمت میں اپنی سرگزشت لکھ کر دعا کی نہایت عاجزی سے درخواست کی اور آئندہ خط پر خط لکھتا رہا۔ خدا نے رحم کیا تو گجرات میں ہمارے پاؤں جم گئے اور کچھ مال فروخت ہوگیا جس سے ہمارا اس سال پورا ہوگیا۔ مکان پر آنے کے بعد میں نے اخویم حسن محمد صاحب کو کہا معلوم ہے اسقدر اس سال ہم کیوں خراب ہوئے ہیں یہ حضرت مسیح موعودؑ کی خلاف مرضی دارالامان سے چلے جانے کی ہم کو سزا ملی ہے انھوں نے کہا مجھ کو تو ازلی میں خدا نے سمجھا دیا تھا اس لئے میں نے بہت عاجزی سے دعائیں کی تھیں اور حضور کو بھی دعاؤں کی درخواستیں کرتا رہا۔ اس لئے ہمارے پاؤں تو وہاں ہی جم گئے تھے۔ یہ دو واقعات خاکسار نے بچشم خود دیکھے ہیں۔ فقط والسلام۔ خاکسار سراج الدین احمدی عفی اللہ عنہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ

دعوت الی الخیر

حکیم خلیل احمد صاحب بنگال سے لکھتے ہیں۔ یہ عاجز اخویم ابوالہاشم خانصاحب کے ساتھ مختلف مقامات پر تبلیغ کرتا ہوا پرسوں ۲۵ فروری کو فریدپور شہر پہنچا۔ فریدپور کے قریب نگرکندہ ایک مقام ہے جہاں ایک مسلمان سب رجسٹرار مولوی آفتاب الدین احمد صاحب ہیں یہ صاحب اس جگہ اور نیز اس ضلع میں مشہور آدمی ہیں ان کا بیان ہے کہ میں نے آجتک کسی قادیانی یعنی احمدی کو دیکھا نہیں دیکھنے کی بہت خواہش وتمنا تھی سو اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ اُس نے مجھے ملاقات کرادی میں نے نیز تبلیغ کی۔ اللہ تعالیٰ نے بہت نیک اثر پیدا کیا۔ اور انھوں نے سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کو مسیح موعود اور مہدی آخر الزمان مان لیا۔ افسوس کہ مولوی ابوالہاشم صاحب کو وقت نہیں تھا سرکاری کام کی وجہ سے وہاں سے جلد کشتی روانہ کرنی پڑی۔ اور بیعت کی حقیقت اور ضرورت کو میں سمجھا نہ سکا اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ دوسری ملاقات میں تھوڑی سی تحریک کے بعد وہ سلسلہ حقہ میں داخل ہو جائینگے۔ میں نے انکو کچھ اشتہارات اور ٹریکٹ دیدیئے ہیں اور پتہ لے لیا ہے اگر لوٹ کر اس طرف جانے کا موقعہ نہ ہوا تو خط کے ذریعہ ان کو بیعت کی ضرورت اور اسکی اہمیت کو سمجھا دوں گا۔ حضور ان کے لئے دُعا کریں +

فریدپور۔ جہاں ہم لوگ اسوقت ہیں یہ ایک بڑا شہر ہے اور باریسال سے علیحدہ ضلع ہے چونکہ ابوالہاشم صاحب دونوں ضلع کے اسسٹنٹ انسپکٹر ہیں اس لئے ان کو یہاں آنا بھی ضروری ہوا۔ میں نے یہاں پہنچکر بھی چند شخصوں پر تبلیغ کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہاں کے معزز مسلمان وکیل مولوی عبدالرحمن صاحب بی اے بی۔ ایل نے گذشتہ شب کو اپنے مکان پر ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا اور شہر کے تمام تعلیم یافتہ اردو دان بہاری اور نیز مسلمان افسروں کو مدعو کیا۔ اس عاجز نے بعد قبل نماز مغرب میں بہت دُعا کی جس کا اثر اللہ تعالےٰ نے یہ دکھایا کہ میں نے ڈیڑھ گھنٹہ تک حضرت صاحب کی مسیحیت اور مہدویت کے متعلق تقریر کی اور جلسہ کے تمام ہونے کے ساتھ تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر کہا کہ ہم لوگ سب آپ کے ساتھ ہیں اور بیشک حضرت مرزا صاحب مسیح موعود اور مہدی تھے ایک مولوی صاحب بھی مخالفت کی نیت سے آئے تھے وہ کھڑے ہوئے مگر اللہ تعالےٰ نے جو کچھ انکی زبان سے نکالا وہ سب تائید میں تھا اور انھوں نے جوش میں یہاں تک کہدیا کہ میں مولانا کے سارے بیان کی اور آپ کے حرف حرف اور لفظ لفظ کی تائید کرتا ہوں ہم سب لوگوں کو اسی جلسہ میں یہ بات طے کر لینی چاہیئے کہ ہم لوگ ہر طرح سے آپکے سلسلہ کی تائید کرنے اور ساتھ دینے کے لئے حاضر ہیں۔ آخر میں انھوں نے لفظ وحی پر سوال کیا کہ یہ تو رسول اللہ صلعم کے لئے خاص ہے۔ ہاں الہام ہو سکتا ہے۔ پھر خدا نے مجھ کو موقعہ دیا اور میں نے لفظ وحی اور الہام کی خوب تشریح کردی مسئلہ نبوت تو پہلے ہی بیان کر چکا تھا۔ اس تشریح نے اور بھی لوگوں پر اثر کیا اور مولوی صاحب کی بھی تسلی ہو گئی +

ایک شخص نے جلسہ میں آکر کچھ روپیہ مجھ کو دینا چاہا۔ مگر میں نے وما اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علی اللہ کہہ کر اس کو بٹھا دیا + اللہ تعالےٰ نے اسقدر نیک اثر لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دیا کہ اگر میں چاہتا تو اور بیعت کی ایک فہرست اسوقت طیار کرتا۔ تو اسوقت سب کے سب اس پر دستخط کر دیتے مگر میں نے مناسب نہ سمجھا کہ بغیر احمدیت کی خصوصیات نماز کی علیحدگی بیعت کی حقیقت وغیرہ سمجھائے ہوئے دستخط کرا لینا مفید نہ ہو گا۔ میں نے دیکھا کہ مولوی حمید الرحمن صاحب بی۔ اے ڈپٹی مجسٹریٹ فریدپور اور مولوی عبدالرحمن صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ایل۔ اور ایک اور مسلمان وکیل ایم اے۔ بی ہے۔ ان لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ مولوی عبدالرحمن صاحب اور مولوی عبدالرحمن صاحبان اسوقت میرے پاس ملنے کے آئے۔ حضرت کی کتابوں کی مجھ سے فہرست لی میں نے ضروری ضروری کتابوں کا نام لکھا دیا ہے جو کہ دفتر ریویو آف ریلیجنز سے یا محمد یٰسین صاحب کے یہاں سے منگوائیں گے۔ ان لوگوں کی خواہش ہے کہ میں یہاں رہوں +

ریویو

شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور قادیان نے دو رسالے الموسوم بہ "ستدرس ست دچن" بزبان سندھی اور شری گورو نانک دیو کا مارگ ا بزبان ہندی ہمارے پاس بغرض ریویو بھیجے ہیں۔ ہر دو رسالے شیخ صاحب موصوف کی تصنیف ہیں اور ہر دو میں گورو نانک صاحب کا مسلمان ہونا ثابت کیا گیا ہے۔ ان رسالوں کی عام پسندیدگی کے لئے یہ کہہ دینا کافی ہے کہ سندھ گزٹ جیسے اخبارات نے ان کا ذکر کیا ہے۔ .... ہمارے نزدیک یہ رسالے مفید اور سندھ وصوبجات متحدہ کے نانک پنتھیوں کے درمیان ان کا مفت تقسیم کیا جانا انشاء اللہ نتیجہ خیز ہوگا۔ ہندی ٹریکٹ لمبی تقطیع کے ۳۲ صفحوں پر۔ اور سندھی رسالہ چھوٹی تقطیع کے ۴۸ صفحوں پر ختم ہوا ہے یہ رسالے مصنف سے مل سکتے ہیں +

تحفۃ الملوک

جسمیں حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح ثانی نے ایک خواب کی بنا پر ایک والئے ریاست کو نہایت دل آویز اور دلکش پیرائے میں تبلیغ فرمائی ہے علاوہ مضمون کی لطافت کے اسکی لکھائی چھپائی میں بھی ایک غیر معمولی طور پر صفائی اور عمدگی کا لحاظ رکھا گیا ہے تقطیع کلاں کاغذ چکنا اور عمدہ۔ قیمت کاغذ درجہ اول کی صرف ۴/ اور کاغذ درجہ دوم صرف ۱۲ ؍ ہے احباب بہت جلد دفتر ترقی اسلام سے طلب کریں +

وصایا۔ ماہ فروری سنہ ۱۹۱۵ء

۸۴۹ مسمات رشیم بی بی زوجہ ہتاب بیگ ٹیلر ماسٹر درزی خانہ صدر انجمن قادیان نے اپنے زیور قیمتی دو سو روپیہ (۲۰۰) جو بعوض حق مہر ملا اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی +

۸۵۰۔ جنت بی بی زوجہ قاری غلام یسین مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے اپنے زیور معہ مہر مبلغ دو سو چالیس (۲۴۰) کے دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی +

۸۵۱۔ عائشہ بیگم زوجہ شیخ عبدالرحیم نومسلم ملازم دفتر تشحیذ الاذہان قادیان نے اپنے زیور قیمتی ایک سو اکہتر روپیہ (۱۷۱) کے ۱/۱۰ حصہ اور مہر دو سو روپیہ (۲۰۰) کے ۱/۳ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی +

۸۵۲۔ عائشہ بی بی زوجہ مستری عبدالرحمن محرر اوّل دفتر سکرٹری ساکن قادیان نے اپنے زیور معہ مہر ایکسو ستر (۱۷۰) روپیہ کے ۱/۵ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی +

۸۵۳۔ صوباں زوجہ مستری قطب دین ساکن قادیان ضلع گورداسپور نے اپنے زیور و مہر للعہ (۵۴) روپیہ کے ۱/۵ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی +

۸۵۴۔ مستری قطب دین ولد احمد دین قوم اوان ساکن قادیان ضلع گورداسپور نے اپنے مکان سکونتی قیمتی چار سو پچاس (۴۵۰) روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی +

۸۵۵۔ برکت علی ولد مرزا ناصر علی مغل ساکن قادیان ضلع گورداسپور نے اپنی تنخواہ مبلغ پندرہ روپیہ کا دسواں حصہ مبلغ عیر ماہوار کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی +

۸۵۶۔ مسماۃ سرور سلطان بنت جناب مولوی غلام حسین صاحب رجسٹرار پشاور اہلیہ صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب قادیان ضلع گورداسپور نے اپنے زیور معہ مہر مبلغ دو ہزار (۲۰۰۰) کے دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی +

۸۵۷۔ محمد مولا داد ولد محمد بخش ارائیں ساکن ممکا گوجراں ضلع گورداسپور نے اپنی تنخواہ مبلغ عہ (۱۵) کا دسواں حصہ مبلغ عیر ماہوار کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی +

۸۵۸۔ مسماۃ جہتاب بی بی زوجہ محمد فضل خان صاحب راجپوت ساکن چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی نے اپنے زیور معہ مہر ایک سو چھتالیس (۱۴۶) روپے کے ۱/۸ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی +

۸۵۹۔ مراد خاتون اہلیہ خلیفہ رشید الدین صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اپنے زیور قیمتی سات سو روپے (۷۰۰) کے دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی +

۸۶۰۔ ہتاب بیگ ولد محمد علی مرحوم سیالکوٹی ٹیلر ماسٹر درزی خانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اپنے دوکانات و مکان پختہ واقعہ سیالکوٹ قیمتی دو ہزار ایک سو (۲۱۰۰) روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی +

۸۶۱۔ نظام الدین ولد محمد بخش نجار ساکن جامگریاں تحصیل ظفروال ضلع سیالکوٹ نے اپنی جائداد قیمتی یک صد روپیہ (۱۰۰) کے دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی +

۸۶۲۔ فتح محمد ولد علی گوہر زمیندار ساکن کھڈیال تحصیل ظفروال ضلع سیالکوٹ نے اپنی موجودہ جائداد قیمتی تین ہزار (۳۰۰۰) روپیہ کے دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی +

۸۶۳۔ خدا بخش ولد فضل دین زمیندار ساکن کھڈیال تحصیل و ضلع سیالکوٹ نے اپنی جائداد قیمتی دو ہزار (۲۰۰۰) روپیہ کے دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی +

۸۶۴۔ عبدالرحمن کاغانی ولد شیخ محمد غلام ساکن قادیان ضلع گورداسپور نے اپنی موجودہ جائداد چار سو پینسٹھ (۴۶۵) روپیہ کے ۱/۴ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی +

۸۶۵۔ نظام جان ولد محمود جان اوان ساکن قادیان ضلع گورداسپور نے اپنی موجود جائداد چار سو پینتیس (۴۳۵) روپیہ کے ۱/۵ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی +

۸۶۶۔ مسمات رقیعہ بیگم زوجہ نظام جان اوان ساکن قادیان ضلع گورداسپور نے اپنے مہر و نقدی موجودہ دو سو پچیس (۲۲۵) روپیہ کے ۱/۵ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی +

۸۶۷۔ غلام یسین ولد محمد بخش مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور نے اپنے مکان واقعہ اسلام گڑھ ضلع گجرات قیمتی چار سو (۴۰۰) روپیہ کے ۱/۸ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی +

۸۶۸۔ علی محمد ولد چنن جٹ وڑائچ ساکن شادیوال طرف اچھر کی تحصیل و ضلع گجرات۔ اپنی اراضی (۳۹) اور مکان سکونتی واقعہ رقبہ شادیوال کے ۱/۹ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی +

۸۶۹۔ قاسم علی ولد محمد اسمٰعیل ارائیں ساکن عثمان پور ریاست جیند حال ملازم بٹالہ کارخانہ بیلنہ راجہ ناہن اپنی موجودہ جائداد پانچسو ساٹھ (۵۶۰) روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی +

۸۷۰۔ مسماۃ حسین بی بی زوجہ چودھری نصراللہ خان صاحب وکیل شہر سیالکوٹ نے اپنی موجودہ جائداد قیمتی چار ہزار روپیہ (۴۰۰۰) کے دسویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی +

۸۷۱۔ نصراللہ خان ولد سکندر خاں ساکن ڈسکہ حال وکیل شہر سیالکوٹ۔ اپنی موجودہ جائداد اراضی واقعہ ڈسکہ تین سو (۳۰۰) گھماؤں۔ اراضی ۴ مربعہ چک ۸۸ جھنگ برانچ مکانات ڈسکہ و سیالکوٹ معہ دوکانات و زمین سفید و مکان کرایہ پانچ ہزار چھ سو (۵۶۰۰) روپیہ واقعہ شہر سیالکوٹ۔ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی +

حضرت صاحبزادہ اولوالعزم خلیفۃ المسیح و المہدی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

بقیہ سُورۃ فاتحہ

میں ایک بات بھی پائی جاتی ہے۔ تو انسان اس کا فرمانبردار ہوتا ہے تو جس ہستی میں یہ تینوں باتیں پائی جائیں گی۔ اس کی فرمانبرداری اور اطاعت وہ کیوں خوشی اور شوق سے نہیں کریگا۔

انسان اگر خدا تعالیٰ کی ربوبیّت۔ رحمانیت۔ رحیمیت پر غور کرے۔ تو اسے پتہ لگ جاتا ہے کہ سوائے خدا تعالیٰ کے اور کوئی ایسی ہستی نہیں۔ جسکی فرمانبرداری کی جائے اس لئے وہ عرض کرتا ہے کہ ہم تو تیری ہی عبادت اور فرمانبرداری کرتے ہیں۔ انسان کسی کی جو فرمانبرداری کرتا ہے تو اس کی غرض یہ بھی ہوتی ہے کہ مجھے کچھ حاصل ہو جائے۔ سو ہم جو خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتے ہیں تو اس لئے کہ۔ ایاک نستعین یعنی تجھ سے ہی ہر قسم کی استعانت اور مدد مانگتے ہیں۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔

تجھ سے ہی ہم دُعا مانگتے ہیں کہ ہمیں راستہ دکھا۔ مگر ایسا راستہ جو مستقیم ہو۔ اور اس میں چکّر نہ ہوں۔

جب کوئی عاشق اپنے معشوق کی خوبصورتی اور دلربائی کو یاد کرتا ہے تو کہتا ہے کہ اب کوئی ایسی تدبیر ہو کہ اس کے پاس جلد سے جلد پہنچوں۔ اور دیر نہ ہو۔ اس لئے وہ سیدھے راستہ پہنچنے کی کوشش کرتا ہے۔ صراط مستقیم میرے خیال میں یہ نہیں کہ اس کے سوا اور کوئی راستہ ہی نہیں۔ ممکن ہے کہ اور بھی رستے ہوں۔ لیکن وہ ٹیڑھے ہیں۔ اسلئے ان راستوں پر چل کر لوگ دیر سے پہنچ سکتے ہیں۔ مگر مسلمانوں کو خدا تعالیٰ نے یہ دعا سکھلائی۔ اھدنا الصراط المستقیم۔ کہ ہم کو سیدھا راستہ دکھا وہ راستہ جس پر چل کر تجھ تک ہم جلدی پہنچ سکیں۔ یہ ایک عاشق کے اضطراری وقت کی دُعا ہے جو چاہتا ہے کہ جس قدر جلد ہو سکے۔ مَیں اپنے معشوق کے پاس پہنچوں۔

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ

راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعامات کئے۔

ان لوگوں کا راستہ دکھایئے۔ جن پر کہ آپ کے انعام ہوئے بعض ایسے راستے ہوتے ہیں جو خطرناک ہوتے ہیں۔ اور انسان کو ان پر چلنے کی وجہ سے بڑی بڑی مُصیبتیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ اس لئے یہ دُعا سکھلائی۔ کہ ہمیں ایسا رستہ دکھاؤ۔ جس پر منعم لوگوں کی جماعتوں کی جماعتیں گذری ہوں۔ کیونکہ جن راستوں پر زیادہ آمد و رفت ہوتی ہے وہ بہ نسبت دوسرے راستوں کے بہت زیادہ مامون اور مصئون ہوتے ہیں۔ اس لئے انپر چلنے والے لوگ مشکلات اور مصائب سے بچے رہتے ہیں۔ لیکن جو ان راستوں پر چلتے ہیں جن پر عام لوگ نہیں چلتے۔ وہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جو لوگ شریعت کو چھوڑ کر اور باتوں کی پیروی کرتے ہیں وہ بھی تباہ ہو جاتے ہیں۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے یہ دُعا سکھلائی۔ کہ ہمیں ایسے لوگوں کا راستہ دکھایئے۔ جسپر وہ لوگ گذر چکے ہوں۔ جن پر آپکے انعام ہوئے اور انکے چلنے کی وجہ سے وہ محفوظ اور پُرامن راستہ بن گیا ہو۔

غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝

نہ اُن لوگوں کا جن پر تو نے غضب نازل کیا اور نہ گمراہوں کا۔

وہ راستہ جو مغضوب علیہم کا نہ ہو۔ اور نہ ہی ضالین کا ہو۔ کیونکہ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنے محبوب کے پاس پہنچ تو جاتے ہیں۔ لیکن کبھی ان سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہو جاتی ہے کہ دربار سے نکال دیئے جاتے ہیں۔ شبلی رح جو جنید رح بغدادی کے شاگرد تھے۔ وہ ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم ایک دربار میں گئے۔ اس وقت ایک گورنر دربار میں آیا جس نے کہ کوئی بڑا اچھا کام کیا تھا۔ بادشاہ نے اس کی بڑی تعریف کی۔ اور اس کو خلعت دیا۔ گورنر کو ریزش کی بیماری تھی۔ چھینک جو آئی تو رطوبت ناک سے نیچے گری۔ اوّل تو دربار میں رطوبت کا گرنا ہی بہت مذموم فعل تھا۔ لیکن زیادہ بُری بات یہ ہوئی کہ اس کے پاس رومال بھی نہ تھا۔ جس سے پونچھتا۔ اس لئے اس نے مجبوراً خلعت کے ایک کونہ سے پونچھی بادشاہ نے اس کو دیکھ لیا۔ بڑا سخت غضبناک ہوا۔ اور کہا کہ اس سے خلعت چھین لو۔ اور باہر نکال دو۔ ہم ایسے نالائق کو خلعت نہیں دیتے جس کو رکھنے کی بھی تمیز نہیں۔ سو دیکھو اس گورنر کو بادشاہ کے دربار میں پہنچ کر اور خلعت حاصل کرکے پھر وہاں سے بے نیل و مرام نکلنا پڑا۔ اسی طرح ایک انسان منزل مقصود پر پہنچ کر عزت بھی حاصل کر لیتا ہے۔ لیکن پھر نکال دیا جاتا ہے۔ اسلئے یہ دعا سکھائی کہ اے رب العالمین ہمیں منعم علیہ گروہ میں ہی شامل رکھنا۔ ایسا نہ ہو کہ کبھی ہم سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہو جائے۔ جس سے آپ غضبناک ہو جائیں۔ اور ہمیں اپنے حضور سے نکال دیں۔ یہ کبھی نہیں ہوتا کہ بادشاہ دربار سے بغیر کسی قصور کے نکال دے۔ بلکہ احمق انسان خود نکلنے کے سامان مُہیّا کرتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ بھی کبھی بغیر کسی قصور کے ناراض نہیں ہوتا بلکہ انسان کی اپنی ہی شرارت ہوتی ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیتا ہے یا اس کے دل سے خدا تعالیٰ کی محبت و عظمت جاتی رہتی ہے اسلئے اللہ تعالیٰ نے یہ دعا سکھائی۔ (اوّل) ایسا سیدھا راستہ دکھاؤ کہ ہم جلدی آپ تک پہنچ سکیں (دوم) ایسا رستہ جو خطرات سے خالی ہو۔ اور پاک لوگوں کی جماعتوں

کی جاتی ہیں اس پر سے گذری ہوں۔ سوم پھر ایسا نہ ہو کہ حضور کے دربار سے ہم کسی اپنی غلطی کی وجہ سے نکال دیئے جاویں۔ چہارم یہ بھی نہ ہو کہ ہمارے دل سے آپ کی محبت نکل جائے۔ اور ہم آپ سے دور ہو جاویں ؞

یہ کیسی عظیم الشان دُعا ہے۔ اس کو پہلے وہ تمام تدبیریں بتا دیں۔ جن کے ذریعے سے بندے کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت اور عظمت قائم رہ سکتی ہے پھر دُعا سکھائی اور یہ بتایا کہ انسان کو اللہ سے کیا چیز طلب کرنی چاہیئے۔ بہت لوگ مانگنے کے لئے تو تیار ہو جاتے ہیں۔ لیکن انہیں یہ پتہ نہیں ہوتا کہ کیا مانگیں۔ بعض اور مذہبوں نے بھی دُعا پر زور دیا ہے۔ لیکن انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ انسان کیا مانگے۔ عیسائی کہتے ہیں کہ کل کی روٹی مانگو۔ عیسائیت نے کتنی چھوٹی چیز بتائی۔ اسی طرح کسی مذہب نے مانگنے کے لئے کوئی اعلےٰ چیز نہیں بتائی تو کل مذاہب دُعا کے قائل ہیں حتےٰ کہ وہ بھی جو دُعا کی قبولیت کے منکر ہیں۔ مثلاً آریہ بھی کہتے ہیں کہ دُعا کرنی چاہیئے۔ لیکن اسلام کے سوا کسی نے کوئی ایسی اعلےٰ دُعا نہیں سکھلائی۔ جو خدائے تعالیٰ کے حضور کی جاوے۔ جب انسان مانگنے لگے۔ اور خدا تعالیٰ جیسی عظیم الشان ہستی دینے والی ہو۔ تو پھر صرف روٹی۔ کپڑا یا اسی طرح کی چھوٹی چھوٹی چیزیں کیا مانگنی ہیں۔ کیوں نہ اتنی ہی عظیم الشان چیز مانگی جائے۔ جتنا عظیم الشان دینے والا ہے ؞

مشہور ہے (نہ معلوم صحیح ہے یا غلط) کہ حضرت یعقوب کے بڑے بھائی عیسو نے حضرت یعقوب کو شور کی دال کے بدلے پلوٹھا ہونے کا حق دے دیا تھا۔ اس لئے نبوت انہی کو ملی۔ اب دیکھو کہ عیسو کیسی حقیر چیز کے لئے کر اعلیٰ چیز سے محروم ہو گیا۔ اسی طرح بڑا ہی احمق ہے وہ انسان جو خدا تعالیٰ جیسی عظیم الشان ہستی سے مانگنے لگے۔ تو صرف روٹی مانگے۔ اور اعلیٰ مقاصد بھول جاوے۔ اس کے مقابل میں اسلام نے بتایا کہ تم خدا سے عرض کرو کہ الٰہی ہمیں کسی چیز میں ٹھوکر نہ لگے۔ بس اسی ایک فقرہ میں سب باتیں آجاتی ہیں کہ اے خدا جب ہم پر مصیبتیں آئیں تو ایسا نہ ہو کہ لب بام دو چار ہاتھ رہ جائے تو ہم گھبرا جائیں۔ اس لئے ہمیں اپنے تک پہنچنے کے لئے سیدھا راستہ دکھانا۔ پھر ایسا نہ ہو کہ ہم آپ کے دربار میں پہنچ کر کسی اپنی غلطی کی وجہ سے نکال دئے جائیں یا کم بختی سے ہمارے ہی دل میں آپ کی محبت نہ رہے۔ اِن باتوں سے بھی ہمیں بچانا یہ ایسی جامع و مانع دُعا ہے کہ کسی اور مذہب نے ایسی نہیں سکھائی ؞

یہ سورۃ فاتحہ کے معنوں کا ایک رنگ ہے۔ ورنہ اس کے اسقدر معنی ہیں کہ جن کی کوئی انتہا ہی نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اس سورہ میں تمام مذاہب کا رد ہے۔ اس پر میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ واقعی اس سورۃ میں ایسے ایسے دلائل ہیں جو سب باطل مذہبوں کا رد کر دیتے ہیں۔ دہریہ۔ بدھ۔ زرتشتی۔ عیسائی۔ برہمو۔ سناتنی۔ آریہ اور خود مسلمانوں کے بگڑے ہوئے فرقوں کا اس میں رد موجود ہے۔ پھر تمام ترقیات انسانی کا بھی اس میں ذکر ہے اور خدا نے کوئی بات باقی نہیں رکھی۔ مومن کے لئے کتنا خلاصہ کر دیا۔ جس کو وہ ہر روز پچاس ساٹھ دفعہ پڑھتا ہے۔ اور اصل میں سارا قرآن ہی پڑھتا ہے۔ سورہ فاتحہ پڑھنے سے ساری باتیں انسان کے سامنے پھر جاتی ہیں کہ انسان کو ٹھوکر کیوں لگتی ہے۔ اور کس طرح ٹھوکروں سے بچ سکتا ہے ایک بڑی مفصل بحث ہے ؞

سُورہ بقرہ رکوع اوّل

۲۷- جولائی سنہ ۱۹۱۴ء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کا نام لیکر پڑھتا ہوں جو رحمٰن رحیم ہے

جب کوئی انسان دردِ دل سے دُعا مانگتا ہے تو ضرور اُس کی دُعا قبول کرلی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ واذا سألك عبادی عنی فانی قریب۔ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوالی ولیومنوابی لعلهم یرشدون۔ یعنے جب میرے بندے میری نسبت سوال کریں تو انکو بتا دو کہ میں بہت قریب ہوں۔ جب کبھی وہ دین کی طرف متوجہ ہوں اسی وقت میں انکی ہدایت اور راہ نمائی کے لئے موجود ہوں۔ جب پکارنے والا پکارتا ہے۔ تو میں اُسکی دُعا قبول کرتا ہوں۔ پس ان کو بھی چاہیئے کہ میرے احکام کو مانیں۔ اس سے انہیں یہ فائدہ ہوگا کہ ان کی ہدایت کے سامان پیدا ہو جائیں گے۔ اور وہ کامیاب ہو جائینگے۔ سو جب انسان سچے دل سے خدا تعالیٰ کے حضور گرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کی دُعا کو سنتا ہے۔ چنانچہ اس کا ایک بہت بڑا ثبوت یہی سورۃ ہے۔ بندے نے خدا تعالیٰ کے حضور لکھ کر درخواست پیش کی کہ اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین ہمیں سیدھا رستہ دکھائیے۔ اور وہ راستہ جس کو آپ کے منعم لوگوں نے چل چل کر ہموار کر دیا ہو۔ مغضوب اور ضالین لوگوں کا راستہ نہ ہو۔ سو جب خدا تعالیٰ نے بندے کو آپ یہ دُعا سکھائی پھر بندے نے کی تو ارشاد ہوا کہ ذٰلك الكتٰب لاریب فیه هدًی للمتقین۔ تم جو کہتے ہو اهدنا الصراط المستقیم۔ تو اسی لئے کہتے ہو کہ تمہارے دل میں ڈر پیدا ہوا ہے اور خشیت پیدا ہوئی ہے کہ نہ معلوم ہماری زندگی کا کیا انجام ہوگا۔ اس لئے تم نے دعا مانگی ہے کہ سیدھا راستہ دکھاؤ۔ سو ہم یہ کتاب تمہیں دیتے ہیں تم نے دُعا مانگی تھی کہ ایسا راستہ ہو۔ جس میں کوئی بات ایسی نہ ہو جو دقت پیدا کرنے والی ہو یہی کتاب لاریب فیہ ہے۔ اور تم نے یہ بھی کہا تھا کہ مغضوب علیہم اور ضالین کا رستہ بھی نہ ہو اس کے مطابق ہی ہم تمہیں بتلاتے ہیں کہ هدًی للمتقین